

نقص خلاصہ و سیرت و اسما و در زمان دستاویز

CHECKED 1960

من تصنیف و تالیف و تہا لکیر و راجہ اور تہا جیو



شہر حیدرآباد و فرخندہ بینا و مجلہ دار السقا

در مطبعہ کتب و لیس و لیس و طبع و پیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد و ثناء کہ عالم و عالمیہا جسکے کوچہ و شاگوسی میں حیران و سرگردا
 و ضالچ بیچیں کہ جسکے ذکر میں تمام موجودات مصروف و مشغول لیا اللہ
 کیا حیوان قلم سحر جو ہے کہ تمام عالم کا وہی ایک معبود ہے۔ اور صلوٰۃ
 سلام اس شاہ رسول سید پاک کے شان میں جسکے کو لاک لاک کائنات
 الافلاک آیا ہے اور تمام دنیا پر تاج افخار پایا ہے۔ اور درود و تہنیت
 اکل و اطہار اور اصحاب کبار پر کہ جو معاون و مددگار دین متین ہیں۔
 اما بعد یہ ناظرین باتیں پیش ہو رہی ہیں اور خان اوصاف سپیدان و سب
 حقیقت متین و صداقت آئین کے کیا جاتا ہے۔ کہ یہ عاصی پر معامی

بیچپان امیدوار فضل ایزد منان مسمی الشیوٹ راو بنا لکرا بن راجہ جیوان
 تیکٹہ باشتی نسیرہ راجہ راو رہیا جیونت بہادر اولے قدوسی محمد شاہ
 پادشاہ غازی جب سے کہ عاصی سن شعور کو پہنچا ہمیشہ تحصیل و تکمیل
 علوم و فنون آبائی وغیرہ کی اکثر کارگزاری دفاتر مختلف سرکار عا میر
 مصروف رہا اور ہمیشہ شایق و شاعر مطالعہ قانون اور تواریخ مختلف
 بلاد و اصا رہا۔ پس کیا رہیہ خیال آیا (شعر) کلیئے
 مرا نہیں ہے خموشی میں خوشی کی کلیئے زبان سخن کلیئے ہے سخن زبان
 و حسب خواہش بعض امراء و نشان و نقیض صحبت ارباب علم و کمال انیا
 یادگار تصور کر کے عازم تحریر تاریخ ہذا ہوا۔ اسلئے کہ مبطالعہ و معیار
 اکثر تاریخ۔ راحت خاندان راجہ راو رہیا جیونت بہادر بنا لکرا کے
 ہنیں ہو سکتی ہو اور اس کے خواستہ مند ان و شایقین عاصی کو آگاہ
 جانکہ ہمیشہ مستفرد ہا کرتے تھے۔ لہذا بحکال تصدیق و داخلہ تواریخ معمر
 تاریخ ہذا زیب رقم کر کے موسوم بہ تاریخ خاندان راجہ راو رہیا جیوان
 بنا لکرا گیا۔ امید ناظرین پرکین سے یہ ہے کہ جیانا اگر یہ ہو
 خطا ملاحظہ ہو و تحسین عطا اصلاح اور عفو فرماوین اور مقبولیت کے

نظر سے دیکھیں (مصرعہ) اگر قبول افتد زہے غوث شرف پے۔
 واضح خاطر عاظر ہو کہ نبدہ خاص باشندہ شہر حیدر آباد فرخندہ
 اور ملازم سرکار عالی دام دولتہ و زاد غلظتہ کا ہے تاریخ ہذا مہ طہ
 در عہد معدلت مہدین بادشاہ خورشید خرگاہ فلک بار کا انجم
 جم جاہ عیش پایگاہ ظل اللہ عالم پناہ سلطنت دستگاہ دارا
 دریان قبضہ یاسبان فریدون فرسکندہ رود علیحضرت قوشی سوت
 قد قدرت منظر الممالک فتح جنگ نظام الدولہ نظام الممالک آصف جاہ
 نواب میر محبوب علیخان بہادر نظام سادس والی ریاست دکن
 ادام اللہ ایامہ و دولتہ و نعمتہ ما دام الزمن آمین ثم آمین
 ۲۔ ویران عدل تو امان آسمانجاہ فلک پایگاہ فحامت غلظتہ
 دستگاہ۔ وزارت پناہ عالیجناب حضرت ذریعہ عظمہ و شیر فخم۔
 نواب ستطاب قمر کاب گردون قیاب حاتم دوران نوشیروان
 زمان محمد منظر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ المملک
 اعظم الامام امیر کبیر آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عا د اعظم
 ۳۔ و آفتاب دج کامکاری و گوہر عمان نخبیاری یگانہ دولتی

خلاصہ اراکین سلطنت نظامیہ حاتم دوران نواب محمد فضل الدین خان بہادر
سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا بہادر وزیر مال کا
دام اقبالہ۔

۴۔ و دولت پناہ اقبال دستگاہ عمدہ وزراء کے ذیشان زبیدہ
برگزیدہ اعیان دوران عالیجناب فیضاب راجہ یان راجہ مہاراجہ
راجہ کشن پرشاو بہادر پیشکار مملکت آصفیہ نظامیہ وزیر افواج کلہ
دام اجلالہ و اقبالہ

۵۔ و گوہر کبر اجلال اختر پیر اقبال سر حلقہ اعیان دولت آصفیہ و
صدر نشین اعظم سلطنت نظامیہ کریدہ دوران خیر زمان نواب محمد
صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک بہادر وزیر عدالت و امور عامہ کار
دام شہدہ و رفعت و دولت۔

۶۔ و عالیجاہ رفعت و دولت دستگاہ اقبال پناہ ثریا رفعت کیوان
رتبت خورشید علم بہرام حشم نواب شہاب جنگ مختار الدولہ افتخار الملک
وزیر کوٹوالی سرکار عالی دام اجلالہ و اقبالہ کہ ہریرہ ناظرین باسکین و
شایقین کے کیا جاتا ہے و التوفیق من اللہ العلی الاعلیٰ

ابیات

بیاسا فی حسد می ساز کن	و ماد م رے دور آغسار کن
طلب مطربان خوش اسنگ را	که سازید طنبور و مرقاب را
به بلیل لغو با غول سب کند	که هر گل ز گلزار از بر کند
بلو نغمه ساز خوش آواز را	که بسازد دهر ساز و مساز را

ذکر مہیہا جمی رہا جی بنالکر

ملک ہندوستان میں ایک مقام بنالہ ہے وہاں پہلے کچھ بہائی سنیوں
 چہتر می مرے سکونت پذیر تھے منجملہ ان کے تقدیر آ رہی تھی کہ
 بہائی کا انتقال ہو گیا اور ان کی رانی حاملہ تھیں بوجہ نا اتفاقی اقربا
 بمقام گنپور کے راجہ کے یہاں مامن پائی مقتضای وقت مشیت
 ایزدی چند دفعہ کے عرصہ میں اس رانی کو ایک شہزادہ مسمی بہا جی
 با جی بنالکر متولد ہوا۔ اور وہ راجہ کے یہاں پرورش پایا اور بغض
 تعلیم و تربیت جمیع فنون سپاہ گری میں مثل آباد ادا دیکھتا مٹی
 روزگار نکلا چنانچہ اسکی جواغردی و بہادری کا سنہرا کثر شہرہ پھیلا

وہبادر اطراف و اکناف سے قریب ایک ہزار کے جمع ہو کر شبانہ
 روز تالبع ہو گئے۔ اس اتفاق سے اکثر زمینداران وغیرہ خوفناک
 رہا کرتے تھے۔ خبر ہے کہ رمیہاجی باجی بنالکر عہد میں۔
 فردوس آرام گاہ حضرت محمد شاہ بادشاہ غازی کے سبب معاملہ
 تعلقات سرکاری چندے نگرانی میں امیر الامرا حسین علیخان
 کے تھے کوئی صورت جلد تصفیہ کی نظر نہیں آتی تھی اتفاقاً ایام
 عشرہ محرم میں جو امام باڑہ بہادر معز کا قریب تھا تغزیہ داری کی
 آواز سن کر بصدق دلی و اعتقاد بارگاہ جناب باری میں دست بدعا ہو
 کہ لطیفیل امام حسین علیہ السلام اگر اس ایام محرم میں میرا تصفیہ جلد
 ہو جائے تو میں بھی ہر سال تغزیہ داری امام علیہ السلام کیا کروں گا
 اور نسلاً بعد نسل اولاد میں میرے جاری رہیگی آخر بلا سببی احمد
 دوسرے روز امیر الامرا متصدیان و قمر شاہی سے دریافت کیا
 کہ فلان شخص کا فیصلہ ابھی تک کیوں نہیں ہوا ہے جلد تر حاضر کرو
 چنانچہ بحج و حضور سی تصفیہ فہمائش کے ساتھ اور سفر غازی
 خلعت و تبرید اربعہ و اغواڑ و کور و انہ منہرایا۔ اوسی حکام

عشیرہ میں تغریہ داری کی بنا موافق سنت کے دار الخلافت شاہجہاں
 میں شروع فرمایا اور ہر سال بدستور تغریہ داری میں مشغول رہا
 اگرچہ یہ واقعہ تاریخ گلزار آصفیہ صفحہ (۲۵۱) میں نسبت سلطان جی
 بنا لکھو راجہ راجہ اور بنہا جیونت بہاؤنہا لکھو کے چچرے دادا جی ہین
 مذکور ہے یہاں جس تاریخ گلزار آصفیہ کو دیکھو کہ ہوا ہے کہ سلطان جی کو
 پیر ذیشان راجہ راجہ اور بنہا جیونت تحریر کرتے ہیں اور یہ واقعہ
 رنبہا جی باجی کے نسبت ہوا ہے اور تحقیق و معتبر بھی یہی ہے۔ البتہ
 سلطان جی ہی داری و بہاؤری میں بیکٹے روزگار اور مورد
 عنایات پادشاہی تھے۔ مگر رنبہا جی باجی راجہ راجہ اور بنہا جیونت
 جد علی ہوتے ہیں ابتداء یہ خطاب بہاؤری کا بہ عہد فردوس ام کا
 حضرت محمد شاہ پادشاہ غازی کے پائے ہیں۔ اور بنہا تغریہ داری
 ہمارے خاندان میں رنبہا جی باجی کے عہد سے جاری ہے۔
 اور بچائے خطاب۔ و علم تقارہ۔ و ماہی مراتب۔ و ثوبت۔ و کھڑیا
 و فیل نشان۔ و منصب ہزار می۔ و دہ ہزار سوار۔ و جاگیر بادشاہ
 رنبہا سے سرفراز و بہ زمرہ منصب دار پادشاہی تھے انکے کریم انفسی

دنیک نہاد کی شہرہ مند و دکن میں مشہور و معروف ہے۔

ذکر راجہ جانوجی جسنوت نہیالکر

بعد انتقال رنہیاجی باجی۔ اذکے خلف الصّدق راجہ جانوجی جسنوت نہیالکر بدستور قدیم پسر فرازی جاگیرت موروثی و منصب غفٹ نہیالکر مع وہ نہار سوار۔ و علم لقارہ وغیرہ کے سرفراز ہو کر مزہ منصبداران بادشاہی میں تھے جب حضرت مغفرت تاب نواب آصف جاہ بہادر شاہ مرقدہ بہ ہنگام غم تسخیر ملک دکن۔

راجہ جانوجی جسنوت بہادر کو دس نہار سوار کے ساتھ اپنا رفیق خاص مقرر کر کے حسب الحکم و حسب اجازت بادشاہ غازی کے ہمراہ اپنے دکن میں لائے۔ اور راجہ مہراج سے ہر ایک معرکہ و موقع پر کامیابی نمایاں ظہور میں آتے تھے۔ اور آئے تقریب عیدین وغیرہ میں حضور غفٹ نواب آصف جاہ کے خلوت مبارک میں آداب گاہ پر سے حیران فرماتے تھے۔ حضرت مغفرت تاب سرور قدس مبارک پر استاد ہو کر مجرایا کرتے تھے۔

اور فی الحال بیٹے کا حکم فرماتے تھے۔ حسب وقت راوی پٹت پر وہاں کے
ساتھ مقابلہ جنگ وقوع میں آیا۔ شاہجہاں نے حضرت ممدوح راہجہ کو
کے ساتھ مع سرداران دیگر فوج قاہرہ سرکاری دیکر
واسطے مقابلہ جنگ مذکور کے روانہ فرمائے۔ راہجہ مویشی
ساتھ بہاوری اور حسن تدبیر اور خیر خواہی کے بلا کشت
خون استقد ر آسانی کے ساتھ تصفیہ فرمائے کہ موجب
خوشنودی حضرت مغفرت مابک ہوا۔

ذکر راہجہ اندرا ونبہا لکر

بعد انتقال راہجہ جانوہی راو حیونت نبہا لکر کے اون کے خالص
راہجہ اندرا ونبہا لکر بدستور سرفراز جاگیر و منصب بقت
نہاری و پنج ہزار سوار مع علم و تقارہ و ماہی مراتب و
پالکی و بیماری جہاں دار کے سرفراز ہو کر متعینہ سرکار
دام دولہ کے ہوئے راہجہ اندرا ونبہا لکر لکڑی محال کر جاگیر

دو کونہ خیمہ بنایا دوزنگ آباد میں جو خاص تیاری راجہ جانوجی راجہ جیونیت ہمارے
 قریب تیاری دو لاکھ روپیہ کے موجود تھا مع راجہ راجہ جیونیت لکھو
 مقیم تھے بوقت کارزار وہیم یا عیدین میں حاضر حضور و افواجہ ثانی ہوا کرتا اور
 اکثر محکمہ شاہی سہرا غلام لاکھ جنگ مالو اور غیر میں مصروف و بعد فتح ہوا
 ایند جا مقیم ہا کرتے جسکی حالت تاراج مانرا لاکھ میں کو رہی اور آدھ زندہ رہا اور
 جیونیت نہ لکھ محال کر دین تو لکھو۔ پس خیمہ شرفقت کا یہ نظام علی بن صفی
 ثانی کو محال کر دے حیدر آباد فتحہ بنیادین اندر دروازہ چادر کہاٹ کے
 مکانات شاہی زمین الا جاہی سرکار عالی سرور اسکو سکونت مدامی کے
 عطا و سر فرار ہو چھان انہو نے مدامی سکونت خیمہ کی خیر طے کہ ایام
 صاحبزادگی میں نواب سکندر جہاں بہادر کو انکو اعزاز و اکرام اور بوقت حضور ملی لکھ
 رفیق تعلیم و تقدیم جو مدامی انکے متعلقہ است سکون سے ہو رہی تھی و خیال مصطر
 ہوا کہ اسکی تدبیر کیا کی جا۔ اور کہاٹک محدود و محصور رہا جا۔
 باستماع حقیقت ہذا حضرت خشتی پیکم صاحبہ قبلہ والدہ ماجدہ حضرت سکندر جہا
 بہادر کے زمانہ میں راجہ اور جیونیت بہادر کو کہ لیکل صغر سن تھے طلب
 فرمائے بلکہ حضور سی بلحاظ زانیہ میں طلب نہ کر کے بلکہ خط

راجہ را اور نہیا حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ بخطاب منہ زندگی
 ودعا سے فرازد و ممتاز نمائے (کہ آؤ بیٹا جیتے رہو) فوراً
 حکم دسترخوان چنے کا ہوا۔ دسترخوان پر سے قدے نان
 اذ نکو بھی محنت نمائے وہ نان لیکر باادب و تعظیم و تحریم کے
 سا فقہ راجہ اور نہیا اپنے سر پر رکھ لے کر راجہ صاحب نے
 عطیہ مبارک کا بہت کچھ شکریہ ادا کئے۔ اور اس نعمت
 عظمیٰ کو اپنے پاس رکھ لے یہ خیر راجہ اندرا کو معلوم ہو
 اور بہت کچھ انقلاب زمانہ پر حیرت فرمانے لگے۔ اور بعد
 چند سال کے عالم پیری میں دنیا سے فانی سے عازم بقا
 ہوئے۔

ذکر باجی را والی مخاطب راجہ را اور نہیا بیجا جیونٹ

بعد انتقال راجہ اندرا کے راجہ را اور نہیا جیونٹ نہیا کا غفلت
 تاب میر نظام علی بن بہادر کے عہد میں خطاب جیونٹ بہادر
 مع منصب مفت ہزار سی و چار ہزار سوار مع جاگیر درو

مامور و سرور ہوا اور ہمیشہ حضرت غفران مآب نواب
 نظام علی خان بہادر کے مور و قدر منزلت رہے
 جس سے کہ اسی اثنا میں حضرت مدوح کو سفر جنگ کھڑا
 درپیش ہوا۔ اور فوج مرصعہ راویںڈت پردہان کے بلکل
 مقابلہ پر حضرت مدوح کے تیار و ہتیا ہو گئی تھی راجہ راویںڈ
 چیونت بہادر ہی ہمراہ حضرت مدوح معہ جمعیت پیادہ و سواروں کے
 موجود تھے اور جنگ مذکور متصل میدان قلعہ کھڑا کے قرار
 پایا تھا پس جمعیت سرکار عالی میں بلکل ترزلر نمود ہوا تھا۔
 کہ اوس اثنا میں راجہ راویںڈا چیونت نہالکر معہ جمعیت اپنی
 ذات سے شمشیر بلیف ہو کے دم لافتح کا پہرے ہوئے گہوا
 بہادر و دلاوری کا میدان رزم گاہ میں مقابلہ فوج قاہرہ کے
 ڈاکڑا و سوت مرہٹوں کو شکست دیکر فتح یابی حاصل کی جب سواری
 مبارک دروازہ قلعہ پر پہنچی تو سبب درازی شب کے کہ دروازہ قلعہ بند
 ہو گیا تھا مگر قلعہ دار نے دوشنی سے ہتیا بکسوار ہی مبارک کو
 معائنہ کر کر فوراً دروازہ کھول دیا سواری مبارک داخل قلعہ مذکور

ہو کر حضرت ممدوح بہ آرام مقام و کاجیل کل باہم صلح ہو گئے تب
عنم طرف حیدر آباد کے فرما۔ (قطعہ)

تو عرصہ نرم گاہ میں وہ شہسوار ہو	شہرہ ہوا جسکے سر پہ کی دھار کا
چرچا نیا ہو تیرے شجیعت کا ہر طرف	قصہ ہو کہ نہ ہستم و سفند یار کا
کیونکہ نہ سلبد شجیعتوں میں تو رہا	بخشا خدا نے تاج تجھ کو آفتاب کا

بعد انتقال حضرت غفران باب میر نظام علی بن آصفیہ ثانی نور اللہ مرقدہ کے
عہد میں حضرت مغفرت منزل سکندر جاہیاد و صفیہ ثانیہ کے راجہ راویہا
جیونست بہادر اوسی عنایت و مرانت سے اپنے اوقات بسر فرماتے تھے
چندے بہ سبب بیعتی امور ات سرکار سی عہد دیوانی میر عالم میں
کرلہ وغیرہ جو انکی جاگیر تھیں۔ وہاں مقیم تھے۔ وہاں سے حسب حکم حضور
پر نور وار دبلہ ہوئے۔ آخر عہد حضرت ممدوح ۱۲۳۵ھ آئین داسیٹے
درستی امور ات اپنے دولت خانہ قدیم میں حضور پر نور کے تشرف
رہتے تھے۔ حضرت ممدوح الشان نے ازراہ قدر ذاتی قدر انوار سی میر بہادر
وراجہ چند و لعل بہادر راجہ کو تقید بلیغ فرمائی کہ بہت جلد
انکے مقدمات کو نظام دیکر عرض کرو کہ راجہ موصوف بخاطر جمعہ کلی۔

اپنے گہرے تشرف لیجاوین اور بنفکر رہیں۔ پس تا تصفیہ تقدما
 مذکور کے حضرت ممدوح ہر روز واسطے رسو خاص راجہ موصوف کے
 یکہزار روپیہ دستہ میل محل مبارک کے حجت فرماتے تھے اور فواکہ
 و شیرینی وغیرہ بطور خود ملا خط فرما کر تبوسل بنودان عنایت فرمایا
 کرتے تھے۔ بعد از چند روز کے منیر الملک بہادر یکجہ ہو کر باطلام
 حضور پر نور کے اپنے گہرے لیجا کر انتظام امور ات فحوالہ دیکر راجہ
 موصوف کو روانہ فرمائے اس زمانہ میں حضرت شہنگا نغالی
 غفران منزل ناصر الدولہ بہادر نور اللہ مقدمہ نے متواتر دربار
 دافع قرضہ و سرفراز سی سواران و سپاہیگان و درستی جاگیر کے کہ
 یہ سب منتقل ہونے محال کر لہ جاگیر راجہ موصوف لمعاوضہ محلات
 دیکر جو شرکاب سرکار غفلت مدار ہوئے تھے۔ جس سے اؤ کو کچھ
 غدر باقی تھا۔ حضور عالی وقار نے ازراہ قدام پروری و نبیہ نوائے
 درستی امور ات مذکور شرما کر لکھا روپے خزانہ عامہ سے حجت
 اور پرگنات بہوم وغیرہ سے سرفراز فرمائے۔ اور بہ شہکام
 ملاقات راجہ راوشہا جیونت بہادر کے حضرت غفران منزل

ناصرالدولہ بہادر بہی بدستور قدیم حجر لیا کرتے تھے۔ اور اکثر مرتبہ
 بہادر یوگر راجہ موصوف کی خود محفرت تعریف فرمایا کرتے تھے۔
 پس راجہ جویت بہادر بہا لکر ہر سال بدستور قدیم ایام عیشہ حجیم
 عاشور خانہ مع تعزیه بڑے تکلف سے استاد فرما کر ہر روز
 بہ صرف یکہزار روپیہ طعام غائبے اور مسکینوں کا تقسیم فرمایا کرتے
 اور روشنی ہی اسی مقررہ مبلغ میں بڑے تکلف سے ہو کر کرتی تھی
 چنانچہ اکثر اشخاص خود ملاحظہ فرمائیے ہوئے اتنا موجود ہیں۔
 ملک مولف کلہ از آصفیہ خود رقم طراز ہے۔ کہ عاصی نے نجیشم خود دیکھا
 کہ روشنی چراغان تختہ بند سی اور ادیرا اسکے چادر سرچ کیا ریونین
 صحن دیوانخانہ کے براق۔ وشرہ۔ وشریوہ مختلف صورت نمائے
 وہاں اور گیہون کے نہایت عمدہ سلیقے سے بوئے جانے لگے۔
 اور اکثر شاہان بھیرت ملاحظہ کرتے تھے۔ اور بدرود سے ہفتہ
 تیل بہا کرتا تھا کہ اکثر غریب لکھا کر اپنے بسبب وقات کیا کرتے تھے اور
 تعزیه نہایت بزرگ معنیاد ابرت و طرالی قابل دید تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر
 بعد فاتحہ جہاں تیار سی شروع ہو کر سال آئندہ استاد ہوا کرتا تھا۔

چہرے کہ ہر سال بارہ ہزار روپیہ عاشور خانہ وغیرہ میں صرف ہوا کرتے
 تھے برائے ہم راجہ جیونت بہادر کو شیر کا نہایت شوق تھا۔ اکثر
 شیر پروردہ بھی تھے۔ اور بوقت سپہا اپنے رو برو سر پر ہاتھ
 پیرے ہوئے گوشت کھلویا کرتے تھے۔ اور بوقت دربار صبح
 صحن میں دیوانخانہ کے ملاحظہ فرماتے تھے۔ چہرے کہ ایک روز
 راجہ موصوف دربار میں حضرت غفران منزل کے تشریف رکھتے تھے
 کہ سرکار ہی ایک ہینہ بدست خلوت مبارک میں چپوٹ گیا تھا
 حضرت مہدوج راجہ موصوف کے جانب اشارہ سے قسم فرماتے
 بجز ملاحظہ طرف ہینہ کے متوجہ ہو کر اکتی لو اس وقت کہ سر کے بل دوہو
 تصدیق ہو گیا۔ راجہ موصوف بڑے سپاہ پرورشہ نواز پنجیب
 شناس کشادہ بہت و بہادر تشریف جمیع صفات بائے سردار کی موصوف
 اور اکثر سپاہی بدولت ان کے بعد اور نواید لکھارو پیے سے متمول
 ہوئے ہیں۔ اور اکثر اس وقت تک ان کے آل اولاد سے جاگیردار ہیں
 سرکار عاقلین پنجاب جناب الدولہ کے رفراز و امرا موجود ہیں۔

چند اسماء بیاورد که حسب تفصیل ذیل مندرجند این -

سید فخر حیدر علیخان جانوزانی ذکر یا خان مندورانی

صا مال صا

آورد آرخان مندورانی شجی و نشان جانوزانی کرم خاچاچن زانی

صا صا صا

سعادتی خان وریارانی مهتاب خان رقی اسی نه قاسم خاچاچن زانی

صا صا صا

سوار خان حسین زانی رنبار خان سلیمان زانی دوانچان بدورانی

صا صا صا

خسارسان خان شایخ منجلی میان سید جعفر

صا صا صا

صاحب خان سلیمان زانی مهتاب خان غموزانی سپاه ارخاچاچن زانی

صا صا صا

ستم شرب میاشایخ جعفر خان کاکر کریم الدین منصبدار

صا صا صا

رحیم الدین	ابراہیم علی	رکن الدین	داراب خان حسینی ائی
مارہ	مارہ	مارہ	مارہ

علی خان	چاند خان	میر روشن علی خان
مارہ	مارہ	مارہ

اور راجہ موصوف نے اپنی حیات میں بعض فرزندوں کو اپنی چند دیہات
 و پٹیل کی وغیرہ رسوم بطور میواہ خور می بذریعہ نوشتہ سند مہری
 دستخطی اپنے عطا فرمایا ہے چنانچہ از انجملہ پدرویشیان راقم تاریخ
 ہذا کو بھی یکسند مورخہ ۲۱ ربیع الاول ۱۲۵۵ء میں نسبت عطیہ
 پٹیل کی موضع کٹہر کی تعلقہ کرلہ و سیٹھ پن قصبہ کرحب پر کٹہر کے
 عطا فرمایا تھا۔ اور راجہ موصوف بہ ہنگام خشک سالی بہ سبب کثرت
 قرضہ عوبت حضرت غم ان نثرل کی غمت میں ہیں مضمون کی جستجو پیش
 کرتے ہیں کہ چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ بطور قرضہ سرفراز ہوئے۔
 اور تا ادائی قرضہ مذکور پر کتابیہم جاگیر سداکار میں امانت رہی تھی
 مدوح قبول سداکار نے بطور ورثہ چینی رنگ را کو حکم فرمائے کہ
 اسم نویسیان فرزندان و است بکان راجہ جوہنت یہاں کی مرتبہ کیے

میتیں کریں چنانچہ بموجب قرار داد باہوار دست وظیفی جنوری پر نو سرکار کا
 خزانہ عامرہ سے باہوار میں جس تفصیل ذیل ۱۲۴۷ء میں سرکار
 و محنت ہونا شروع کئے۔ نقل اسم نویسی حسب تفصیل ذیل مرقوم ہے

راجہ ارجن بہادر بلہیم راو	انیٹ راو	دولت راو	
صاع	صاع	مارہ	
جیون راو	ترنگ راو	جیونت راو	وٹھل راو
مارہ	مارہ	مارہ	مارہ
رضا علیخان	حسین علیخان	جعفر علیخان	بہادر علیخان
مارہ	مارہ	مارہ	مارہ
بہر علیخان	دلاور علیخان	زور آور علیخان	
مارہ	مارہ	مارہ	

پس ارجن بہادر حکمت عملی چوبیس سالہ روپیہ سالانہ قسط
 سرکار سے مقرر کر کے پرگنات بہوم سرکار سے واپس لیکر
 انتقال راجہ راو رہنہا جیونت اولی کے راجہ ارجن بہادر
 بموجب قرار داد باہوار سرکار عالی کے تمام برادر ہی کو باہوار

دیا کرتے تھے۔ اور ماہوارات نواب صفدر الدولہ بہادر نواب
 رستم الدولہ بہادر مرحوم مغفور کو یہی پائشویا نشور و پشیہ ^{۱۲۵۶}
 بطور خاکی مقرر فرمائے تھے۔ سن شریف راجہ جو شہنشاہ کا
 یکسو چارتنگ کے پہنچا تھا کہ بجارضہ خلیج دار فانی سے ^{۱۲۶۰}
 راہی دار البقا ہوئے۔

راجہ صاحب موصوف کے عمارت بدرہ حیدر آباد شہر خندہ بنیادینا
 واقع اندرون دروازہ چادر گھاٹ سوائے مکانا ^{۱۲۶۰}
 سرکار کا۔ چاند محل۔ و مبارک محل۔ و سنتی محل۔ و نیم محل
 و دو دیوانخانہ درباری و دو عاشورخانہ۔ و تقارخانہ۔
 اور کوہ شریف پر یک مکان اور دو برآمدگاہ ہیں۔

اور مقام بالا جی چہار ان کو ایک مکان کلان مع باقی یا دلی
 مثل کٹہ کے ہے۔

اور جاگیر کرملہ مین یک قلعہ مع عمارات بنام ہرکار و التیار ہی چہار جی
 جس کو آدرشہ ذویہ مقام مذکور کے ایک دیول و پوسی کے مع
 چہار یرج مثل چار مینار کے مع سدا دلی کلان تھینا

پچیس لاکھ روپیہ کے تیاری کی موجودگی کے سبب ملک کو
بالفعل تعلقہ کرملہ مع محالات مذکور سرکار عظمت مدار کے
علاقہ میں ہیں۔

اور بمقام نانچ مساجد اور دیول اور ایک کٹری کلان قریب
تیار ہی بنیں لاکھ روپیہ کے موجود ہے۔
اور بمقام تعلقہ ہیوم جاگیر ایک مکان کلان نیام سرکار وارڈ
چوہدری مشل کٹری اور پائین چوہدری کے ایک محل مع دیوانخانہ
حال حضرت جنابہ رانی کشابانی صاحبہ زوجہ راجہ راویہ شانی
علاقہ میں موجود ہے۔ سوائے اسکے اور مختلف مقامات پر
چھوٹی بٹری عمارات موجود ہیں مگر بسبب طوالت عبارت کے
صرف چند حوالہ مقامات مذکورہ الصدر کے مرقوم ہیں۔

ذکر فرزند الہی راجہ راوڑ نہا جیونت بہادر

ذکر کھانہ بہادر راجہ راجن بہادر نہا لکر۔

فرزند اول راجہ راوڑ نہا اولی

راجہ کھانہ بہادر راجن بہادر سبب کم تو جی جیونت بہادر کے
مقام کر ملہ جاگیر میں بلا اطلاع مقیم تھے۔ جیونت بہادر کو
ناگوار کرنے کے سبب سے سرکار حضرت مغفرت منزل کے
خدمت میں غرض کروائے کہ سر راجن کا شکا دیا جائے۔
اگرچہ کہ فوج سرکاری سے اواب کے گئے تھے بعد از جنگ کے
واپس پہر آئے۔ پس جیونت بہادر عرض کروائے کہ بذریعہ
سرکار غلطی ہمارے اسکی پاداش ہونا مناسب ہے پس سبب
تحریر سرکار عالی کے کچھ فوج علاقہ انگریزی مقام کر ملہ پر جمع
ہو گئی تھی۔ ملکہ ایک دور و در مقابلہ راجن بہادر مقتضائے
وقت راہ گرانے کا سی و کشتی پر آئے کہ جو انکی خاص تنہا ہوئی تھی

بعد وصہ چند بہ سفارش منیر الملک و راجہ چند و لعل مہاراجہ
 بہادر و حسب الحکم سرکار عالی کے وار و بلدہ ہوئے عہدہ
 حضرت غفران منزل کے ۱۸۸۷ء میں بہ سرفرازی سواران و
 پیادگان و جاگیر ہوم وغیرہ منصب عمدہ و خطاب کے سرفراز ہو
 مور و عنایات بیغایات بادشاہی ہوئے۔ اور بعد انتقال
 حیونت بہادر بہ دستور قدیم حضور اقدس کی تابعداری و
 جان نثاری میں حاضر و سرگرم رہا کرتے تھے۔

حیات میں راجہ ارجن بہادر کے تمام فرزند ان راجہ موصوف
 مدد صفر الدولہ و دستم الدولہ بہادر بہت بروقت برابر پہنچے
 ماہوارات بذریعہ ارجن بہادر کے حضرت غفران منیر نور اللہ
 مرحومہ سے تیغیت ہوئے حضرت ممدوح الشان راجہ بالملکند کو و ما
 کہ تعلقہ ہوم ضبط کر کے بند و بست معاش فرزند ان راجہ راؤ
 حیونت بہادر کا کیا جافے بھجور تھام اس کیفیت کی راجہ
 ارجن بہادر اپنے فرزند یعنی راجہ راؤ بہا ثانی کو روانہ
 فرمایا۔ اور تمام برادری کو نفہائش تمام طلب فرا کر المشاہد اپنے

دستاویزات نسبت زخم بقیہ ماہوار کے مہری و دستخطی ۱۶۹۸
 ہر ایک شخص کو دیکر یہ اطمینان کلی بطور حصہ موروئی انعام التبعہ
 جاگیر گینات بہوم سے حسب مضمون شدہ گینت بہوم سرکار پرنس
 مضاف صوبہ بنیاد اورنگ آباد عطیہ ابوالمنظر جلال الدین
 شاہ عالم بادشاہ غازی کے چونکہ کورھے کہ یہ معاش
 انعامی التبعہ محسولی۔ لہٰذا ہزار روپیہ کے بنام راجہ راونہا
 جیونت نہالکر کے جاری اور شدہ بعد نسل لٹنا بعد لٹن
 فرزند ان راجہ موصوف کو مہمت ہوا کہ چنانچہ حسب
 تاکید و اکید مکر سرکار کا کے چندے ماہ بہ ماہوار ات مذکور
 یوپی یا کرتے تھے۔ مگر ہنگام ملک مفوضہ تھلکہ تمام گینات بہوم
 سوائے قصیہ شامل ملک مفوضہ ہو کر علاقہ میں سرکار غلطی
 کے ضبط ہوئے تھے۔ بعد تصفیہ تمام دیہات سرکار عامیر
 واپس ہو کر سوائے بنیں دیہات منجملہ گینات بہوم۔
 بنام راجہ رجن بہادر کے بحال ہوئے۔ مگر بعد ازین بسبب
 تساہل و تکاہل نسبت ماہوار مذکور کے پھر تمام برادری

خصوصاً نور حضرت غفران مثل نور اللہ مرقدہ کے پیشگاہ میں
درخواست اس مضمون کی پیش کی کہ بدستور قدیم پرگنات

بہوم سے راجہ ارجن بہادر سرخاڑ و کمال ہوئے ہیں۔

مکرما وصف فہمائش و اقرار ناجات و تاکید تاکید سرکار عالی کے

انست ماموار مذکور پیر و ذوال پس و بیس دیہات جو منجملہ جالا

پرگنات بہوم سے جو صرف خیال پر ورشی سرزندہ ان راجہ

جیوت بہادر کے سرکار عالی میں بطور امانت تفویض تھی

حسب الحکم دستخطی حضرت غفران مثل نور اللہ مرقدہ کو فی القو

خزانہ عامہ سے معاوضہ دیہات مذکور تمام برادری کے

نام مامورات مقرر ہو گئے۔

محفی مباد کہ اسی اثنا میں اتہا سے مسیحی گونید را دار قوم

برہمن راجہ ارجن بہادر کے بڑے معاون و مددگار تھے

بعد واپسی و سرافرازی تعلقات کے راجہ معز نے فرزند

گونید را کو پوا عہدہ مالی حسب تفصیل ذیل اپنے ارکان دولت

یعنی دامن را و مقہ جاہلیات و لیا جی نیڈت مقہ خانگی اور

نارونپٹ کے دیوان معتمد پیشی خاص مقرر و مامور فرمائے تھے
 چنانچہ حسب سلسلہ منشی بلونت راو براور زادہ نارونپٹ کے ساتھ تھے
 مامور و سرگرم خدمات جدی کئے تھے مگر بسبب انقلاب زمانہ
 کے خانہ نشین و امیر دار فضل و کرم موجود و مشغور
 ہیں۔

کیفیت پرگنات ہوم

پرگنہ ہوم میں (۶۸) دیہات ہیں جس میں (۴) دیہات

جو ملی مالگیر کوٹے گاؤں ملی

نام جگیندر نام اور دیکھ کے حسب فتح شاہ غازی بجال ہیں۔ اور محال ہوم

شرح بالا کا بموجب بندہ کو کسان ذیل حسب حصص شرح و منقسم ہے۔

صفت بنام ناراین باجی راو و نصفین راچہ راو رہنیا و تراکھ

دیوان راو پر اور نری ناراین او باجی راو میں۔ باقی دیہات ۶۴ ہیں

(۶۰) دیہات حسب تفصیل مندرجہ ذیل شرکاء تعلقہ زندہ

معاوضہ تخواہ فرزند ان راچہ چونٹ بہادر کے ہوتے ہیں

باقی (۴۴) دیہات جہین اکائیہ بیچپن (۴۳) دیہات آہلیز
 (۴۵) محاصلی بائہ لکھنؤ لکھنؤ حضرتہ جہا بہ رانی کشا بائی صاحبہ
 زوجہ راجہ راور پنہا جیونت ثانی کے علاقہ بچال پین اور (۱۳)
 دیہات محاصلی بائہ لکھنؤ لکھنؤ راجہ کہاٹے راور بہا اور
 ولد راجہ اندر اور متونی کے علاقہ میں موجود پین مگنی الحال
 سبب صغیر سنی قناسن شعور و لیاقت علی شہ سے تاحیر تاج
 لکرائی میں کورٹ آف وارڈس سرکار کے ہوئے ہیں

تفصیل اسماء دیہات

محاصلی کمال اکار ملک عنبری عسک جو شریک تعلقہ ریڈہ
 بعد از خدہ تنخواہ مذکور قیام صدر کے تفویض سرکار عظیم

طرف پاترور

موضع تشرج	موضع کرل گاؤں	موضع انترولی	موضع داندہ گاؤں
موضع ایرٹا	موضع پیٹیری	موضع اندہ پوری	وانگی خور

موضع اشٹا	موضع دیونگر	موضع گولڑگان	موضع جھلی
موضع امینی			

طرف والورٹ

موضع ساکت	موضع انتگرادون	موضع کانٹری
دائلی بزرگ	موضع سیکاپور	موضع پیانڈگان
موضع اندھورا		

کیفیت دیہات

حق رسوم بقیداری دیہات مذکور نصف بجانب ملہارا اور
ولد نار این پاچی راو و نصف بجانب راجہ راو رہنہا
ورنگ ناتھ جیون راو معہ برادری کے تاحال کجال سے

ذکر راجہ انند راو بہا لکر

راجہ انند راو کو بہت کچھ جذبہ ہوا کرتا تھا اور اپنے ملت کے

طریقہ کو ناپسند فرماتے تھے راجہ جیونت بہادر مخالف ورزبان
اونکے خود ملاحظہ فرما کر ایسی سازش فرماتے کہ اوسمین وہ اپنے
پدر کے روبرو انتقال فرمائے۔

ذکر راجہ دولت راوٹہالکر

راجہ دولت راوٹہالکر نے عمر غیر اپنی اکثر شوق شکار وغیرہ
سب فرمایا ہے۔

ذکر راجہ جیون راوٹہالکر

راجہ جیون راوٹہالکر کو اکثر شوق تفنگ زنی دینہ بازی
و شمشیر زنی وغیرہ کار ہا کرتا تھا اور سپاہ گری و شاہسواری میں
مانند پدر کے بہت کچھ لیاقت و تجربہ حاصل فرماتے تھے پس راجہ
جیونت بہادر کے بہت مرغوب الطبع بھی تھے۔ اور اکثر
مرتبہ کچھ حیات جیونت بہادر کے متعدد مقام پر جنگیں
فرماتے ہیں۔ اور اکثر تعلقہ بہومین بمقابلہ باغیوں کے جیونت بہادر

انہیں کووان کے جنگ پر روانہ فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ امایہ عام
 خبر ہے کہ جب وقت راجہ جیونت بہادر کا سن قریب (۸۰) برس
 ہو گیا تھا بیمار ضہ نقوہ فالج کے مجبور بجائے خود ہو گئے تھے
 اس وقت چند افتخار و راجپوت وغیرہ دسہو کے رؤسہ کا
 ناجائز بغیر میں لب تنخواہ کر کے پوجا تاک دیوہی کی روک دی تو
 جیانیچہ اس وقت چند فرزند ان راجہ موصوف کے قریب
 مثل راجہ ارجن بہادر و راجہ دولت راد و راجہ جیون راد
 و نواب صفدر الدولہ بہادر و نواب رسم الدولہ بہادر۔
 بذاتہ حاضر تھے۔ مگر راجہ موصوف اول راجہ جیون راد کو
 طرف ملاحظہ فرما کر آئیکہ کا اشارہ کئے بھر اشارہ کیے
 اس قدر جنگ ہوا کہ اہل شر کو پرانی حویلی مبارک کے قریب
 دم نہ لین کے آخر کار حضرت غفران مثل بھیہ کیفیت شکر
 کی جمعیت واسطو ملک راجہ موصوف کے روانہ فرمائے
 اور بعد تصفیہ کیے سرکاری جمعیت واپس ہو گئی اور راجہ
 جیون راد ۱۲۹۲ھ میں عالم فانی سے عالم بقا ہوئے۔

ذکر نواب صفدر الدولہ بہادر

نواب صفدر الدولہ بہادر ^{۱۲۶۹} شہ ۱۷۸۹ء میں خدمتِ نوابِ ستم الدولہ
 بہادر مغفور کے ضلع واریہ میں ملازم و ناریہ میں کہیں وغیرہ
 واسطوں سے دستِ نظام و تنبیہ روہنگا و مفسدان و باغیوں کے
 سرکار عالی میں موصوف ہو کر بعد یادداشت کے امورِ انتظام کو
 اس قدر ساتھ حسن و تدبیر کے انتظام و بندوبست فرمائے کہ
 موجبِ شہسود سرکار عالی کا ہوا۔ مگر بربالِ انقلاب زمانہِ محرم
 ۱۲۷۰ء میں ہندوستانِ ہشت نشان بنظرِ خیال بہادری
 و شہادتِ خلافتِ منشا و سرکارِ عظمیٰ دارِ کونستان میں
 سرکار عالی جو دہلا کر خانہ نشینی کا حکم صادر فرمائے
 بہادر موصوف کا سن شریف (۹۵) سال کا ہوا تھا
 کہ مشیتِ ایزدی ^{۱۲۷۰} شہ ۱۷۹۰ء میں انتقال فرمائے۔

ذکر نواب رستم الدولہ بہادر

نواب رستم الدولہ بہادر بھٹائی خطاب عہدین حضرت غفران منزل کے
سے فرائز ہوئے ہیں اور شہ آئین نجد مت ضلع داری سکرکاری
مأمور ہو کر ضلع مکہ پر بقیابلہ روہیلگان و باغیوں کے استقر بہادر
دولہ داری کے ساتھ جنگ فرمائے کہ آخر کار بہتک حلالی
و جہان نشاری کے شہید ہو گئے۔

ذکر اسد اللہ خان بہا

اسد اللہ خان بہادر سب فرزند و نین راجہ جیونت بہادر
بڑے مہاراجہ و مسلمان صادق تھے اور مقام بہیون کیل پر
بقابلہ باغیوں کے کچھ جیات راجہ موصوف کے جنگ ہی
فرمائے ہیں۔ اور اکثر معتقد فقرا کے علی العزم کے یہی تھے

ذکر امام الدین خان بہادر

امام الدین خان بہادر کچھین حیات جہنت بہادر کے خور و سالی
میں ہی انتقال فرمائے ہیں۔

ذکر نیرنگان راجہ راونہا بھتہ اولی

ذکر باجی راونہا بھتہ ثانی

باجی راونہا بھتہ ثانی ۱۲۵۶ھ ہجری میں جنم لئے
ہیں اور بعد انتقال راجہ راجن بہادر کے سرفراز سی خطاب
و محال جاگیر یوم عہد میں مغفرت مکان حضرت افضل الدولہ
بہادر نور اللہ مرقدہ والی دکن کے سرفراز و کامیاب
ہوئے ہیں اور راجہ جھاند کور ٹرے شہجی و رحمہ اللہ اکثر اولاد کو شوق
سیر و سیاحت و سماع کار کا کرتا تھا چنانچہ بوقت دربار
جوبلی ملکہ مظہر قیصر ہند کے ہمراہ چرخ خانہ ان آہنیہ سکائی

عالیحضرت بندگان عالی متعالی ہند ظلمہ العالی دام دولہ و ملکہ
تھے اور تاریخ ۸ صفر ۱۲۹۱ء میں تقضاً اہی انتقال فرما گئے ہیں

قطعہ

یوچرا کہ نگویم ترا میسر عظیم نظام دادید تو سہوقہ تعظیم
چنین وقار نشیر بھیج امیر کہ نام جد تو مشہور شد بقیات

ذکر راجہ انند راویہا بھنگا لک

راجہ انند راویہا و فرزند راجہ ارجن بہادر کے ۱۲۵۹ء میں
جنم لئے ہیں اور انکو فن سپاہ گری میں بہت کچھ دسترس
تھا مگر بشیت ایردھی ۱۲۹۹ء میں بدست خود اپنے کو جان بحق
تسلیم فرمائے خداوند بیکٹہ باشتی کرے۔

ذکر واحد علی

واحد علی خان فرزند رستم الدولہ بہادر بہ لیاقت علمی و

وجوہ ذاتی کے عہد سہ سالہ جنگ فخر الملک مدد الملہام بہادر
 مرحوم مغفور وزمانہ میں صدر الملہامی کے خدمت میں رہتے تھے اور انکی
 سیدک ہست شمالی و جنوبی پر سرکار عالی مامور ہوئے تھے بارہا
 کارسکرارسی بحین تدبیر انجام دیتے رہے ہیں یہ انقلاب زمانہ مغل
 خانہ نشینی اختیار فرمائے۔ نواب رستم الدولہ بہادر کے اولاد میں
 جناب مدوح پڑے شیخ اور عالی مرتبت دلیر نام بہادر وہ ہوئے
 ہمیشہ کارزار کا شوق رکھتا تھا بابتہ واقعی رستم تھے باوجود امارت کے
 عابد و زاہد بھی تھے اکثر پابندی شریعت کا بھی خیال رکھتے تھے
 ہر باب بشر کے کام میں سعی جلیلہ بذات خود فرماتے تھے نہ اکتشہ
 میں تعصباتی اتقال فرماتے۔

منوی

نہ بدہمتاے اور صلہ اخوان
 از بدیکر مانے رالفت خزان
 اصالت را بدی فرخندہ جوہر

وحید عمر پڑ و احب علیخان
 کہ با بیش رستم الدولہ بہادر
 خوش مثل نیاکان پاک گوہر

ضمیمہ صفحہ (۱۳)

در باب عطیہ شاہی و لوازشات آصفیہ ہی حسب ذیل مرقوم ہے
 کہ راجہ راور پنہا جیونت اولی حضرت محمد شاہ بادشاہ غارہی سے
 سیرافراز ہی منصب عہدہ ارجاعی و جاگیر است صبقی و ذاتی معاہدہ
 ضروری اندرون سے اسناد شاہی کے سرفراز و بحال و از قدیم
 متعینہ ناظم صوبہ دکن تھے۔ بعد ازاں مہاراجہ راجن بیاد
 و ستدر سرفراز رہے پس راجہ راور پنہا ثانی بعد سرفرازی
 و واکداشت تعلقہ ہوم جاگیر کے معہ کلیم اقتدارات مالی و ملکی
 و حق رسوم و وجوہات سایر اخراجات بموجب سند معلیٰ معین
 فرزند ان و نبیرہ گان راجہ جیونت اول کے مستثنیٰ سرفراز و
 بحال تھے چنانچہ بدستور قدیم تاحال اس خاندان میں عمل و آمد
 وجوہات معافی حسب تفصیل ذیل سرکار عالی سے بحال جاری



تصریح اسماء جو سوم و جوبات سیا اخراج

قلعہ محصولانہ فضلانہ داروغخانہ

ضابطانہ جہرانہ شکار بیکار

دہنیمی مقدمی صدوی قانون کی

پیس بنگام بند و سبت و انتظام ملک سرکاری کجیاں
اعزاز و اکرام و بلجی نامہ ارج و مراتب اعلیٰ کے مستثنیٰ اقتدار
نایبان جاگیرت راجہ راور نبہاشانی کو بموجب ریکارڈ المہام
سرکار عالی ثبوتہ نشان فوجداری و نشان دیوانی موزعہ۔
۲۹ محرم ۱۳ و ربیع الثانی ۱۲۸۷ موسومہ صدر المہام عدالت
حسب تفصیل ذیل عطا ہوئے ہیں

تصریح اقتدارات

نایب جاگیر ہوم کو اقتدار سیوم تعلقہ آرا (مقامات فوجداری میں)
جربانہ تین سو روپیہ اور قید ایک سال تک اور مقدمات

دیوانی میں اختیار سماعت و دعویٰ لکھنوار کے حاصل ہیں /
 مقدمات اقتدار میں اپنے فیصلہ کر کے گوشوارہ ادنیٰ و سطحی
 تصحیح کے اول تعلقہ ار ضلع کے پاس بھیجے ہیں اور مقدمات
 خارج الاقتدار اپنے جو اقتدار میں اول تعلقہ ار کے ہونے پر
 دریافت کر کے واسطے تجویز اخیر کے تعلقہ ار کو محکمہ
 سپرٹنڈنٹ اور مقدمات زائد الاقتدار تعلقہ ار اول میں
 بدوین کسی دریافت کے متناصبین کو تعلقہ ار کے پاس
 رجوع لکھیں تعلقہ ار بعد دریافت و ترتیب مثل حسب طرح
 اپنے غیر اقتدار مقدمات کو صد تعلقہ ار کے پاس بھیجے
 ہیں۔ اور انکو بھی صدر تعلقہ ار کے پاس روانہ کرینگے۔

اسطرح کے حصہ داران جاگیر ہوم کو اقتدارات حاصل ہیں
 تیس ہنگام حضرت غفران منزل نور اللہ مرقدہ راہ میں
 سوار میں مبارک حضرت ممدوح کے راجہ راوینہا جینوت
 اولیٰ حیراؤندر گھوڑے و ہاتی پر سے پیش کیا کرتے
 تھے۔

اور حضرت مدوح بھی ازراہ قدر دانی و جوش و کشتا و پیشیا فی تہم
 زبان ہو کر مجبوراً و نذر قبول فرمایا کرتے تھے۔ اور بدستور قدیم راجہ
 موصوف کے جمعیت کی مثل بوقت خاص سواری مبارک
 رو بروے نشان ہاتی حضرت مدوح کے نہ بظہر بہادر می دولاوری
 و اعزاز و درج و مراتب کے رہا کرتے تھے بعد ازاں خدمت
 مذکور مہاراجہ بہادر کو سرکار سے سپردِ مہمت ہوئے مہاراجہ
 صاحب بھی بکرم جوشی دولاوری کے معہ جمعیت مامور گار سرکار
 رہے۔ مگر بسبب نیرنگی چرخ و دودار و تھلکہ و ملک مغوضہ و قرقی تھمت
 جاگیر کے موقوف اور حضور می راجہ معز کے سواری میں نہ بظہر
 معاشی و قدانوار می کے سرکار عالی سے معاف کئے گئے۔
 پس محمد خان جمعدار بہ سفارش اہل مامولارام کے سرکار سے
 خدمت مذکور پر مامور ہو گئے چنانچہ تاحال ان کے اولاد و اولاد مامور
 و سرفراز ہیں۔

ذکر چند اہل مالہ نقابائی

مالہ نقابائی جی صاحب ہنایت حسین و صاحب سلیقہ و خوشنویس شاعر

علم موسیقی میں یتیمے روزگار تھے اور زمرہ ملازمان بادشاہ کیے
 صاحب نوبت و گھڑیال معہ جاگیر و سواران عہد میں حضرت مغفرت
 ماب نظام علیخان آصف جاہ ثانی کے سرفراز و کامیاب تھے
 اور سوانہی ماہوار کے بوقت بحر اسرار سے یکہزار روپیہ انعام
 مقرر تھا۔ اور باہمی جی صاحبہ موصوفہ سوائے راجہ راور نہایت
 یک دوست ولی و دلدار و زبردست جو اہل مذہب نہین فرماتے
 تھے۔ اور حیونت بہادر بھی سوائے ماہ لقا باہمی کے دوسرے کو
 رازدار ولی اپنا نہیں جانتے تھے۔ اور سوائے سلوک مسلوک کے
 تین نہار روپیہ ماہوار دیا کرتے تھے۔ تاریخ گلزار آصفیہ صفحہ
 (۶۳۸) میں مذکور ہے کہ بہ منہ کام سفر حضرت غفران منزل سکندریہ
 بہادر کے واسطے شادی کا مادہ اور اودالی ستارہ باتا لیفی
 شرف الامرا بہادر کے پونہ تشریف فرما ہوئے تھے اور سو قوت
 ماہ لقا باہمی صاحبہ بھی معہ طایفہ اور دس طایفے ساتھ اپنے لیک
 ہمراہ زکاب حضرت فمدوح کیے تھے۔ پس اعیان و اکابر پونہ نے
 آرمیش و پیریش و حسن لباس و زور و جواہر و علم موسیقی پر۔

باسی جی صاحبہ کے نہایت حیرت زدہ تھے۔ اور سہرچند بہت کچھ انعام
 دئے مگر قبول نہیں کئے۔ خبر پڑی کہ یک روز مقام مذکور مجلس میں
 نانا پرنس کی باسی جی صاحبہ ہی شریف رکھتے تھے چند سوداگران
 مجلس مذکور عرض کئے کہ اگر ہمارے گھوڑے سے کار خرید فرماوین تو
 فی راس دو ہزار روپیہ ایسے جملہ چہرہ زار اس کو یا ۱۲ ہزار روپیہ چوتھیں
 عنایت فرماوین ورنہ مرضی مبارک نانا پرنس جو اب دئے کہ
 کہ فی راس ایک ہزار روپیہ حاضر ہے ورنہ مختار ہو۔

سوداگران مذکور ناامید چلا گئے تھے کہ ماہ تقابا بی صاحبہ۔
 سو اگر وہ کو طلب فرما کر اپنے قلمدان سے فرد سفید لیکر بہت چوڑی
 چھٹی بار ۱۲ ہزار روپیہ کی بنام ساہو پونہ کے کٹر پرنس یا کر سودا رو کو
 فرمائے کہ نیمہ زر قیمت تمہارے گھوڑوں کی ہی جا کر ساہو سولیلون
 اور گھوڑوں کو عقب منگاترو دگاہ میرے بندہ دیوین نانا پرنس اور
 سرداران عمدہ دریافت فرمائے کہ اسی باسی جی صاحبہ کو گھوڑوں سے
 کیا مطلب اور سروکار ہے جواب دئے کہ واسطے نذر اپنے ہمارے
 راجہ جیونت پھار کے لی ہوں کیونکہ بہت شوق رکھتے ہیں سلوک

جروت پر بائی جی صاحبہ کے بچشم حیرت مثل نقش دیوار ہو گئے۔ اگرچہ
بہت کچھ طوائف و رقاص پونہ وغیرہ مختلف مقامات کے موجود ہوں
مگر کوئی کسی چیز میں مقابلہ بائی جی صاحبہ موصوفہ کا نہیں کئے خدا بخش
بائی جی صاحبہ ۱۲۳۶ھ میں انتقال فرمائے۔

تقریظ و تاریخ من تصنیف کمال الدین الہ کام راجہ راجہ صاحب

پوشیدہ مبارکہ مصنف تاریخ خاندان راجہ راجہ رہنما تمام خاندان
مائیہ تغاخر علی بناب راجہ ایشونت راجہ راجہ نے عبارت سلیس و دین
اپنے خاندان کا حال مختصر طور پر تحقیق و تصدیق لکھا ہے واقعی بہت چھا
خیال ہے میرے نزدیک اس سے بہتر کوئی خیال بقاؤ نام کے لئے
وینا من نہیں ہو سکتا ہے کوئی ذریعہ تصنیف و تالیف سے بہتر شخص
با استعداد کے لئے نہیں ہے۔ تصنیف وہ چیز ہے جس سے تا دورہ
آخر صفحہ ہر مصنف کا نام رہتا ہے تاریخ و سیر و طسپے کوئی علم نہیں ہے۔
جسکو خاص و عام رغبت تمام دیکھیں اور ذمہ حالات لکھنے سے پہلے اپنے

آباد و جداد کا حال لکھنا البتہ بہتر ہے اور جب کہ خود اپنے گہر کے حالات کوئی شخص
 جانتا ہے شخص اچھی کیا جائیگا اور کیا لکھیگا جو اطلال کہ خود کو ہوتی ہے
 دوسرے کو کہہ سکتی ہے بہر حال اگر ہمارے معزز معاصرین امرا و
 امراؤ گان نامی جو کہ فی الواقع عالی خاندان ہیں اور ان کے حالات
 قابل ثبت ہیں ایسا خیال کریں اور لکھیں یا کسی شخص واقف سے
 لکھو ادین تو ضرور پسندیدہ ہوگا اگرچہ اس محل پر بطور ترقیب و تشویش
 ناظرین بہت کچھ لکھنا ممکن ہے مگر مختصر بہتہ تازہ خیالات کے نوجوان فہمیدہ
 اور سنجیدہ عالی ہمت لوگوں سے یقین ہے کہ ضرور میرے ہمربان اور
 ہم خیال ہونگے اور اس میرے آزادانہ کو پسند فرمائیں گے گو بہر شخص
 کچھ حال اپنے خاندان کا جانتا ہے مگر رفتہ رفتہ جو کچھ کہ ذہن میں رہتا
 لوح دل سے محض ہوتا ہے زمانہ کے پیڑیہ بدلنے سے کمر کمر
 ہو جاتا ہے۔ کل علم لیس فی القسط اس ضیاع ہر صورت کسی ہی حال کا
 لکھنا چاہئے مصنف کا ابقا و نام جو ناظرین وقتاً فوقتاً اس مسئلہ کا مباحثہ ہوں
 پس طرح کا خیال ہر عاہدہ و نامی تعداد و شایان شان خداوند عالم اس تاریخ کو متحمل ہو

قطعه تاریخ فارسی

جناب ارجہ ذیقہ روزیشان
رقم گشتہ عجب حال بینا کان
۱۳۱۱

نوشتہ چون ہمہ حالات اجداد
تقی گفتا بدیمہ سال طبعش

ایضاً تاریخ اردو

کہ ہر شاعر و سکا شفا گریہا
چہی نیک تاریخ میں نے کہا
۱۳۱۱

لکھی راجہ صاحب نے تاریخ نوہ
بدیمہ تقی سال سنہ خندہ فال

تاریخ طبعہ ارجہ بابائی و سیتلین شاد خرم صاحب

یہ دریا و این شجاع و کا مین
یہ ارجہ اور بابائی حسب نامہ کا مین
۱۳۱۱

نسب نامہ لکھا ہے خوب استواری
نسب نامہ کی تیاری کا خرم کہا ہے

تاریخ طبعہ ارجہ شاد کی محمد حسین علیہ صاف و محمد علیہ صاف

راجہ صاحب کیا طبیعت تیرے

حال اجداد آئینہ لکھا ہو خوب

یادگار دہر دستاویز ہے
 ایک اک دیکھتے ہی تیرے
 واقعی تاریخ بھی کیا چیز ہے
 واہ یہ تاریخ دل آویز ہے

واقعی اس میں رقم ہیں سب صحیح
 کیا شجاعت کیا سخا و کرم
 ناقیامت دہر میں ہے یادگار
 دی صدا ہاتھ نے جھکوا جی وفا

تاریخ طبع فراڈنشی پریل محمد افضل الدین صاحب

کہ حالات احدا دیکھ دیو میں سب
 نرا لایا ہے یہ تاریخ حسب

ارادہ کیا راجہ صاحب نے جب
 ہوئی عجیب فکر تاریخ تالیف

بلا اجازت و مصنف اس تاریخ کو کوئی صاحب طبع نفراوین حق تصنیف محفوظ ہے

اعلان

اس تاریخ کے خوشامدوں پر واضح ہو کہ تاریخ ہذا کتب خانہ آصفیہ کراچی
 واقع تریپ بازار قریب عابد چینی کے تین بجے سوجیتہ کشام کی ہمشو سستی

مشتہق
 حضور خان مہتمم مطبع و کتب خانہ

صحت نامہ نتائج تھا

صحت	عسلط	سطر	صفحہ
سامتیا	ساتی	۱	۶
فی الفور	فی الحال	۱	۱۰
ہتی		۱۱	۱۶
وجہات	وجوہات	۸	۳۶
ایضاً	ایضاً	۱	۳۸